REGD No. L-5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۲۹

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل

ربوہ

روزنامہ

یوم سہ شنبہ

۲۵ محرم الحرام ۱۳۷۸ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۷/۱۲ | ۱۲ ظہور ۱۳۳۷ ہش ۱۲ اگست ۱۹۵۸ء | نمبر ۱۸۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ اگست۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۱۱ اگست۔ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس کل سے پھر ضعف بخار بیمار ہیں۔ کل شام ٹمپریچر ۱۰۱ تھا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

پاکستان کے عوام کو اپنی مسلح افواج کی ٹھوس کامیابیوں پر فخر ہے

شاہین ایئر ٹریننگ کور کی گلائڈنگ ریلی سے صدر سکندر مرزا کا خطاب

کراچی ۱۱ اگست۔ صدر سکندر مرزا نے کہا ہے۔ کہ پاکستان کے عوام کو اپنی مسلح افواج کی ٹھوس کامیابیوں پر فخر ہے۔ صدر موصوف کل شام یہاں شاہین ایئر ٹریننگ کور کی گلائڈنگ ریلی سے خطاب کر رہے تھے۔ آپ نے اس یقین کا اظہار کیا کہ پاکستان کی فوج اس اعتماد کو صحیح ثابت کرے گی۔ جو ملک کو اس پر ہے۔

آپ نے مزید کہا ہماری مسلح افواج کو ملک کی حفاظت کرنے کے لئے پوری طرح چوکنا رہنا ہے۔ کیونکہ ملک اس وقت ایک مشکل دور سے گزر رہا ہے اور دنیا میں جلد جلد ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں۔ جو دور رس نتائج کے حامل ہیں۔ آپ نے کیڈٹوں کو ان کی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے نصیحت کی۔ کہ وہ اپنے اندر قیادت کی اہلیت پیدا کریں۔ تاکہ وہ قوم و ملک کی بہترین خدمت سرانجام دے سکیں۔ آپ نے کامیاب کیڈٹوں کو انعامات بھی تقسیم کئے۔ یہ ریلی گلائڈنگ کے مظاہرے پر ختم ہوئی۔ جو نصف گھنٹہ تک جاری رہا۔ اس میں مرکزی وزیروں سفارتی نمائندوں سول و فوجی افسران اور بعض ممتاز شہریوں نے شرکت کی۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ

کی صحت کے لئے دعا کی تحریک

جیسا کہ قبل ازیں اخبار میں شائع ہو چکا ہے آجکل حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت ناساز ہے۔ اور آپ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ احباب آپکی صحت یابی کے لئے خاص توجہ اور درد کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

نومسلم جرمن سیاح جناب سعید فراز

کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۱۱ اگست۔ نومسلم جرمن سیاح جناب سعید فراز جو سائیکل پر دنیا کا سفر کر رہے ہیں آجکل ربوہ آئے ہوئے ہیں۔ آپ سفر کرتے کراتے ۸ اگست کو یہاں پہونچے ہیں۔ آپ نومبر ۱۹۵۵ء میں اسلام قبول کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے تھے۔ آپ یکم اپریل ۱۹۵۸ء کو سائیکل پر مغربی جرمنی سے روانہ ہوئے۔ اور آسٹریا یوگوسلاویہ یونان۔ ترکی اور ایران ہوتے ہوئے ۱۶ جولائی کو پاکستان پہونچے آپ مرکز سلسلہ میں کچھ عرصہ قیام کرنے اور سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ملاقات سے شرفیاب ہونے کے بعد بھارت اور پھر وہاں سے سنگاپور جائیں گے۔

روس اور چین مشرق وسطیٰ میں فوجی مداخلت ختم کرنے کے لئے

پوری طاقت استعمال کریں گے (خروشیف)

ماسکو ۱۱ اگست۔ روسی وزیر اعظم مسٹر خروشیف نے اعلان کیا ہے کہ روس اور چین مشرق وسطیٰ میں فوجی مداخلت کو ختم کرنے کے لئے پوری طاقت استعمال کریں گے۔ یہ اعلان انہوں نے کل ایک نئے بجلی گھر کا افتتاح کرتے ہوئے کیا۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ دنیا کا سب سے بڑا بجلی گھر ہے۔ انہوں نے کہا مشرق وسطیٰ میں جنگ کا خطرہ اب بھی پوری طرح موجود ہے۔ لیکن ہم ایک نئی جنگ کو روکنے کے لئے ہر کارروائی کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے برطانیہ اور امریکہ پر اردن اور لبنان میں جارحانہ کارروائی کرنے کا الزام لگایا۔ اور وہاں برطانوی اور امریکی فوجوں کی موجودگی پر شدید نکتہ چینی کی۔ انہوں نے سربراہوں کی کانفرنس نہ ہونے کا ذمہ دار بھی برطانیہ اور امریکہ کو ہی ٹھہرایا۔

ترکیہ کیلئے ایرانی تیل

تہران ۱۱ اگست۔ ایران اور ترکیہ کے درمیان اس سوال پر گفت و شنید ہو رہی ہے کہ ایران کا تیل پائپ لائن کے ذریعہ ترکیہ پہنچایا جائے۔ تجویز یہ ہے کہ پائپ لائن ایران کے کسی نامی مقام سے ترکیہ کے شہر اسکندرونہ تک بچھائی جائے گی اس سے ایران کو یہ فائدہ ہوگا۔ کہ وہ تیل لے جانے والے جہازوں کی احتیاج سے بچ جائے گا۔ دوسری طرف ترکیہ کو پائپ لائن کی وجہ سے سستا تیل ملنے لگے گا۔

عراق کو روس کی یقین دہانی

ماسکو ۱۱ اگست۔ سفیر روس متعین عراق نے عراق کی حکمران کونسل کے صدر جنرل نجیب الربیعی کو اپنا اعتماد نامہ پیش کر دیا۔ انہوں نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ روس عراق کے وفادار اور قابل اعتماد دوست کی حیثیت رکھتا ہے۔

مسٹر عبد الشکور کنزے امریکہ سے بخیریت مغربی جرمنی پہونچ گئے

ہمبورگ ۱۱ اگست۔ مبلغ جرمنی مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مبلغ اسلام مکرم مسٹر عبد الشکور کنزے مع اہل و عیال ۹ اگست کو امریکہ سے بخیریت ہمبورگ پہونچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بڑھ چڑھ کر خدمت اسلام کی توفیق بخشے۔ اور آپ کی مساعی میں برکت ڈالے آمین۔

جرمن نومسلم سیاح سفر کے حالات

پر تقریر کریں گے

ربوہ ۱۱ اگست۔ جرمن نومسلم سیاح جناب سعید فراز صاحب آج مورخہ ۱۱ اگست کو بعد نماز مغرب محلہ دار الصدر جنوبی کی نو تعمیر شدہ مسجد میں تقریر فرمائیں گے۔ احباب بکثرت شریک ہوکر مستفید ہوں۔

(پریذیڈنٹ محلہ دار الصدر جنوبی)

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ بی۔ اے ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۲؍ اگست ۱۹۵۸ء

یہ طرزِ خیال

اخبار "دعوۃ" دہلی میں ایک جماعت کے امیر کا ایک بیان شائع ہوا ہے۔ جس کا کچھ حصہ ہفت روزہ صدق جدید لکھنؤ میں نقل کر کے مولانا عبد الماجد صاحب دریا بادی نے اپنی طرف سے کچھ اضافہ فرمایا ہے۔ ذیل میں ہم بیان کا وہ حصہ اور مولانا کی تصریحات بعینہٖ نقل کرتے ہیں۔

"جماعت اسلامی (ہند) کے امیر حلقہ بمبئی کا ایک بیان:۔

"آپ نے کہا کہ وطنی قومیت کی تین بنیادیں ہیں۔ یعنے یہ کہ بلا امتیاز قوم و ملت سب کا سیاسی، معاشی اور تہذیبی نصب العین ایک ہو۔ اب ظاہر ہے کہ مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہمارا اور غیر مسلموں کا سیاسی معاشی اور تہذیبی نصب العین کسی طرح ایک نہیں قرار پا سکتا۔

شکر ہے کہ "سیکولرزم" کے دورِ حکومت میں کسی کو تو کلمۂ حق کہنے کی توفیق ہوئی۔ تعلیم اسلامی کی اس کھلی ہوئی ترجمانی کے لئے اب دل گردے کی ضرورت ہے۔

لیکن اسے وضاحت کہئے یا ترمیم تھوڑی سی اس بنیادی حقیقت کی بھی ضرورت ہے۔ یہ تو بالکل صحیح ہے کہ اسلام نے حاکمیت جمہور کی نہیں بلکہ اللہ اور صرف اللہ کی مانی ہے۔ لیکن جغرافی و تکوینی حقائق کی بھی رعایت اسلام نے پوری رکھی ہے۔ اور ان کی طرف سے آنکھیں بند نہیں کر لی ہیں۔ اس لئے ہندوستان کا مسلمان محض "مسلم" نہیں، بلکہ ہندوستانی مسلم ہے۔ جس طرح دوسرے ملکوں کے مسلمان بھی بے تکلف اپنے ملکوں کی جانب منسوب ہو کر اپنے کو "چینی مسلم" "ایرانی مسلم" "افغانی مسلم" وغیرہا کہہ سکتے ہیں —— اور پھر خود لفظ اسلام کے اندر اتنی وسعت اور اتنی لچک موجود ہے۔ کہ وطنی و قانونی وفاداریوں کے سارے جائز تقاضے بھی اس کے اندر آ جاتے ہیں۔ ان دو ضروری اضافوں یا تصریحات کے بعد یہ بنیادی حقیقت ہر مسلمان کا جزو ایمان بن جاتی ہے"۔

(صدق جدید یکم اگست)

جہاں ہم مولانا کی تصریحات سے متفق ہیں۔ وہاں ہم اصل بیان سے بھی اس استثناء کے ساتھ متفق ہیں کہ بیان مذکورہ محض سیاسی نقطۂ نظر سے لکھا گیا ہے۔ اس لئے وہ متعصبانہ رنگ اختیار کر گیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اللہ تعالے احکم الحاکمین ہے۔ اور بے شک اللہ تعالے ہی سب سے بڑا بادشاہ ہے۔ جس کی اطاعت ہونی چاہیئے۔ لیکن بعض لوگ اس کے سیاسی پہلو میں اس قدر غلو کر جاتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا اللہ تعالیٰ بھی اسی طرح کا ایک بادشاہ ہے۔ جس طرح کے (نعوذ باللہ) دنیاوی خود پرست بادشاہ مثلاً نمرود، فرعون ہوتے ہیں جو اپنی بادشاہت بالجبر ٹھونستے ہیں اور جس کی فرمانروائی پہلے جسم پر ہوتی ہے۔ اور بعد میں ضمیروں کو زبردستی سانچے میں ڈھالنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جو فی الواقع بجائے ڈھلنے کے اکثر بغاوت کے رنگ میں ظاہر ہوتی ہے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ مسلمانوں کا ایک طبقہ شروع ہی سے اس مغالطہ میں مبتلا ہوتا چلا آیا ہے جس کا نہایت خطرناک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ آج غیر قوموں کو اسلام کا خدا (نعوذ باللہ) ہندوؤں کی کالی ماتا کی شکل میں نظر آتا ہے جو اپنی پیاس انسانی خون سے بجھاتا ہے۔ اور جس کے گلے کی زینت انسانی کھوپڑیوں کے ہار بنے ہوئے ہیں۔

بے شک قرآن کریم میں اللہ تعالے کی صفات قہار و جبار بھی آئی ہیں۔ لیکن اللہ تعالے کی یہ صفات قطعاً فرعونی اور شیطانی غلبہ کے اظہار کے لئے نہیں ہیں۔ قطع نظر اسکے قرآن کریم اللہ تعالے کی رحیمیت اور رحمانیت اور رب العالمینی کی صفات سے شروع ہوتا ہے۔ اور انسان کے گناہوں کی جزا سزا دینے کی صفات کو مالک یوم الدین کے نہایت فصیح و بلیغ اور مستحسن الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ جس کا مطلب یہی ہے۔ کہ اللہ تعالے کی قہاریت و جباریت کی صفات کا تعلق زیادہ تر آخرت سے ہے۔ اور جو وہ دنیا میں جو عذاب دیتا ہے۔ وہ اکثر صورت میں وارد ہوتا ہے۔ جب کسی قوم کی اصلاح اور رگ ہول سے بچاؤ کی کوئی صورت نہیں رہتی۔ لیکن یہ خیال کہ اللہ تعالے قہاری اور جباری سے دنیا پر حکومت کرنا چاہتا ہے۔ اللہ تعالے پر بہت بڑا الزام ہے۔ اور کفر کی سرحد سے جا ملتا ہے۔ پھر یہ کام اللہ تعالے کا ہے۔ نہ کہ اس کے خود ساختہ نائبین کا کہ وہ قہاری اور جباری سے اس کا حکم چلائیں۔

اسی طرزِ خیال کا نتیجہ ہے۔ کہ انسان الٰہی تحریک کو خدائی فوجداری خیال کر کے اسلام کو ایسی جکڑبندیوں میں مقید کر دیتا ہے۔ کہ اندر اور باہر یہ تصور پیدا ہو جاتا ہے۔ کہ رحیمیت اور رحمانیت اور رب العالمینی دراصل الٰہی صفات ہے ہی نہیں۔ یہی طرز خیال ہے جس نے مسلمانوں سے نعوذ باللہ قتالی انتحار اور قتل مرتد ایسے غلط مسائل ایجاد کروائے یہی طرز خیال ہے۔ جس نے تمام ان عظیم الشان آیات اللہ کو منسوخ تک قرار دیا۔ جن میں تمام بنی نوع انسان سے دین کے بارے میں کمال رواداری برتنے کے اصول بیان فرمائے ہیں۔ اور یہی طرز خیال ہے۔ جس نے قرآن مجید کی ان آیات کو جس میں مجبوراً تلوار سے حملہ آوروں کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت دی گئی ہے جارحانہ رنگ دے دیا۔ حالانکہ یہ اجازت ایسی شرائط اور پابندیوں کے ساتھ دی گئی ہے۔ کہ جس کی نظیر تمام دنیا کے جنگی قوانین میں آج تک نہیں مل سکتی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اسلامی جنگی اصولوں میں بھی رحیمیت اور رحمانیت کا ہی پہلو غالب ہے اور جبر و اکراہ کا ذرا بھی شائبہ نہیں۔

اس طرز خیال کے مطابق کوئی مسلمان پُر امن رہ کر کسی ملک میں نہ تو اسلامی اصولوں پر خود عمل کر سکتا ہے۔ اور نہ باوجود ہر طرح کی آزادیٔ ضمیر کے تبلیغ و اشاعت دین کر سکتا ہے۔ دراصل ان لوگوں کے خیال میں بغیر سیاسی اقتدار پر قابض ہونے کے اسلام کا بیج کسی سرزمین میں اگ سکتا ہی نہیں۔ اور نہ پنپ سکتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ غیر مسلم اقوام یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئی ہیں کہ مسلمانوں کا وجود اس دنیا میں ایک مسلسل فساد فی الارض ہے نہ انہیں کسی سوسائٹی میں کوئی جگہ مل سکتی ہے اور نہ کسی غیر مسلم محلے میں انہیں رہنے کے لئے مکان کرائے پر مل سکتا ہے۔ چہ جائیکہ انہیں کسی ملک کی پُر وقار رعایا کے طور پر رہنا برداشت کیا جا سکے۔

اسی طرزِ خیال کا ہی نتیجہ ہے کہ آج تمام غیر مسلم اقوام جن کے ہاتھ میں تمام مادی قوتیں ہیں۔ مسلمانوں کا دنیا سے نام و نشان مٹانے پر تل گئی ہیں۔ اور ان کا قافیہ ہر طرف سے تنگ کیا جا رہا ہے۔ اور مسلمان افراد اور اقوام کی یہ حالت ہو گئی ہے کہ ع

کہاں کے دیر و حرم گھر کا راستہ نہ ملا

بھارت کا ہی حال دیکھئے کہ "دعوت" کے اس بیان پر جس کو اگر سیاست سے الگ ظاہر کیا جائے تو شانِ اسلام کا مظہر ہے، خود مولانا کو یہ کہنا پڑا ہے۔ کہ اخبار مذکور نے اسے شائع کر کے بڑی جسارت کی ہے۔ بے شک بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ زیادہ بے انصافی ہو رہی ہے۔ لیکن اس کا سارا الزام دوسروں پر ہی نہیں دھرا جا سکتا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کے اس ابتلاء میں ان مسلمان کہلانے والے اہل علم حضرات کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ جو بلاوجہ اور بغیر ضرورت کے جنگی نعرہ بازی کر رہے ہیں۔ اور تحریروں اور تقریروں میں لام بندی کی صفیں باندھتے رہتے ہیں۔ آخر سوچنا چاہیئے کہ اسلام کو ان کھوکھلی تعلیموں کا کیا فائدہ ہے کہ

"اسلامی پارٹی واعظین اور مبشرین کی جماعت نہیں ہوتی بلکہ یہ خدائی فوجداروں کی جماعت ہوتی ہے"۔
(رسالہ فی سبیل اللہ مصنفہ مودودی صاحب)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے

میری پیاری اُمّی جان رضی اللہ عنہا

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ)

آخری علالت

سیّدہ حضرت اُمّ ناصر رضی اللہ تعالیٰ عنہا یعنی میری امّی جان اٹھارہ جولائی ۱۹۵۸ء قبل دوپہر مری میں عزیزان مرزا اظہر احمد اور مرزا رفیق احمد سلمہما اللہ تعالیٰ کو ساتھ لے کر اپنی والدہ محترمہ یعنی ہماری نانی جان کو ملنے کے لئے اپنی کوٹھی کانسٹینشاء سے موٹر میں سوار ہو کر ان کے مکان واقعہ پنڈی پوائنٹ گئیں۔ موٹر چونکہ صرف ایجنسی تک جاتی تھی لہذا باقی حصہ امّی جان نے (باوجود دونوں عزیزان کے اصرار کے کہ رکشا میں سوار ہو جائیں) پیدل طے کیا۔ اور جب نانی جان سے مل کر واپس اپنے مکان پر آئیں تو بعد دوپہر شدید لرزہ سے بخار ہو گیا۔ جو شام تک ۱۰۲ درجہ تک چلا گیا۔ اُس دن میں ربوہ میں تھا۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب نے Bronchitis تشخیص کر کے اس کے مطابق دوائیں دیں۔ مگر جب اگلے روز بھی بخار نہیں اُترا تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے سول سرجن مری کو بُلا کر دکھایا اور انہوں نے ملیریا تشخیص کر کے ادویہ تجویز کیں۔ امّی جان کے بخار کی وجہ سے حضرت صاحب نے انیس جولائی کو نخلہ جانے کا پروگرام ملتوی کر دیا اور مجھے ٹیلیفون پر ہدایت فرمائی کہ جلد مری پہنچ جاؤ۔ چنانچہ میں بیس جولائی صبح لاہور سے اپنی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ امۃ العزیز سلمہا اللہ تعالیٰ کو ساتھ لے کر مری روانہ ہو گیا۔ اور ساڑھے بارہ بجے بعد دوپہر مری پہنچ گیا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹروں کے تسلی دلانے سے کہ ملیریا بخار ہے ایک دو روز تک اُتر جائے گا بیس تاریخ کو صبح سوا آٹھ بجے نخلہ تشریف لے گئے۔

مرض کی تشخیص اور علاج

میں نے مری پہنچ کر امّی جان کا معائنہ کیا تو مجھے سینہ پر کافی اثر معلوم ہوا۔ کھانسی سخت تھی نیز دل پر بھی بیماری کا اثر معلوم ہوا۔ چنانچہ اس کے مطابق ٹیکے اور ادویہ شروع کر دی گئیں۔

اگلے روز صبح میں نے پھر سول سرجن صاحب کو بُلا کر امّی جان کو دکھا کر مشورہ کیا۔ جس پر انہوں نے میری رائے سے اتفاق کرتے ہوئے ادویہ جاری رکھنے کی ہدایت دی۔ اسی دن سالمی سیتی ٹوریم سے خون کے معائنہ کا بھی انتظام کیا گیا۔

مرض میں اضافہ

میرے مری پہنچنے کے تین چار دن تک بخار یکساں ۱۰۲ سے ۱۰۴ تک رہا۔ اور میری تشویش بڑھتی گئی کہ باوجود پوری کوشش سے علاج کے مرض میں کمی کی بجائے زیادتی ہو رہی ہے۔ چنانچہ تنفس میں تیزی پیدا ہو چکی تھی جس کے پیش نظر فوری طور پر راولپنڈی سے آکسیجن گیس کے سلنڈر منگوا کر امّی جان کو آکسیجن بھی دینی شروع کر دی۔ چھبیس تاریخ کو مری کے نئے سول سرجن صاحب کو بلا کر دکھایا گیا۔ انہوں نے دیکھ کر کہا کہ سینے پر زیادہ اثر ہے لہذا کھانسی کے لئے کچھ مزید ادویہ تجویز کیں جو شروع کر دی گئیں۔ پچیس ۲۵ تاریخ صبح امّی جان کی طبیعت کچھ بہتر ہو گئی تھی اور بخار ۶ء۹۹ تک آگیا تھا۔ جس سے دل کو کچھ تسلی ہوئی مگر پھر شام کو بخار ۸ء۹۹ تک چلا گیا اور اس کے بعد سے آخر تک بخار ۱۰۰ سے اوپر ہی رہا۔

اٹھائیس تاریخ کو سینہ و دل کی بیماریوں کے ماہر سرجن کرنل شوکت حسین صاحب کو بلا کر امّی جان کو دکھایا۔ انہوں نے دیکھ کر کہا کہ بیماری کا اثر دل پر بہت زیادہ پڑ چکا ہے اور Congestive Heart Failure پورے طور پر شروع ہو چکا ہے لہذا اس کی ادویہ جو پہلے بھی دی جاری تھیں زیادہ مقدار میں شروع کر دی جائیں۔ ستائیس تاریخ سے امّی جان کے منہ میں اور انتڑیوں میں چھالے بھی نکل آئے تھے۔ جو میرے لئے سخت تشویش کا باعث ہو رہے تھے۔ ان ایام میں کھانسی بھی بہت تکلیف دہ ہو چکی تھی۔ اسی طرح دو دن قبض اور پھر ایک دن بہت سے اسہال کا چکر شروع ہو گیا جس سے امّی جان بہت مضمحل ہوتی چلی جاتی تھیں۔ تیس جولائی دوپہر کے وقت ڈاکٹر پیرزادہ محمد اسلم صاحب امّی جان کو دیکھنے مری پہنچے۔ ان کو صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب نے بھجوایا تھا۔ ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے آتے ہی امّی جان کو دیکھا اور ادویہ تجویز کیں جن میں سے دو دوائیں مری نہ مل سکیں۔ راولپنڈی فون کیا تو وہاں بھی نہ مل سکیں۔ چنانچہ لاہور فون کیا جہاں سے میاں مظفر احمد صاحب نے خرید کر اگلے روز صبح ہی بھجوانے کا انتظام کر دیا۔ مگر وہ وفات کے بعد ہی پہنچ سکیں۔

سانس کی تکلیف میں اضافہ

تیس تاریخ بعد دوپہر امّی جان کو سانس کی تنگی بہت بڑھ گئی اور تمام عوارض سرعت کے ساتھ بڑھتے ہی چلے گئے۔ شام کو ڈاکٹر پیرزادہ صاحب نے پھر دیکھا۔ اور حالت دیکھ کر ان کو بھی تشویش ہوئی۔ یہ رات بھی بہت تکلیف میں گزری۔

آخری دن

اکتیس جولائی صبح سویرے میں امّی جان کے پاس گیا تو مجھے فرمانے لگیں۔ کہ رات اجابت ٹھیک طرح نہیں آئی نرس سے کہو کہ مجھے کموڈ پر بٹھا دے (آہ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ میری امّی جان کے آخری الفاظ تھے جو انہوں نے مجھے کہے) میں نے کہا کہ آپ کی طبیعت بہت کمزور ہے میں نرس سے کہہ دیتا ہوں کہ احتیاط سے بیڈ پین پر اجابت کروا دے۔ یہ کہہ کر میں نے نرس کو ہدایت دی اور چھوٹی ہمشیرہ امۃ العزیز کو بلا کر لایا کہ امّی جان کو تھوڑا سا ہارلکس دیدو تا کہ بعد میں میں دل کی دوائی دے سکوں۔ اس کے بعد میں اپنے کمرے میں آکر انتظار کرنے لگا۔ تھوڑی دیر بعد عزیزہ امۃ العزیز گھبرائی ہوئی میرے پاس آئیں کہ جلدی چلیں امّی جان کو کچھ ہو گیا ہے۔ میں فوراً بھاگ کر امّی جان کے کمرے میں گیا (جو میرے کمرے کے ساتھ ہی تھا) تو وہ چیز دیکھی جس کو دیکھنے کے لئے میرا دل تیار نہ تھا۔ یعنی امّی جان کا سانس رُک چکا تھا۔ میں نے بھاگ کر مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کی اور عزیزہ امۃ العزیز سے کہا کہ فوراً مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کو بُلا لاؤ اور باقی سب کو بھی بُلا لاؤ۔ میں مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کرتا رہا۔ میرے ہاتھوں میں ایک دو دفعہ امّی جان کو جھٹکے سے کھینچ کر لمبا سانس آیا۔ اسی اثناء میں عزیز اظہر احمد وغیرہ سب آگئے۔ اور میں۔ عزیز اظہر احمد اور عزیز حنیف احمد باری باری مصنوعی سانس دلاتے رہے۔ مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب بھی فوراً آگئے۔ انہوں نے ٹیکے تیار کئے اور میں نے چار پانچ ٹیکے کئے حتّٰی کہ دل کے اندر بھی دو ٹیکے کئے مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے میری امّی جان کو بلاوا آچکا تھا اور یہ مادرِ مہربان ہم بچوں کو روتا سسکتا چھوڑ کر اور اپنی شفقت اور محبت کو اِس جہان سے سمیٹ کر اپنے مولائے حقیقی کے حضور پہنچ چکی تھیں اِنّا لِلّٰہ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُون۔

جب میں نے مصنوعی سانس دلانے شروع کئے ہیں اس وقت اندازاً پانچ بج کر پینتیس منٹ تھے اور تقریباً بیس پچیس منٹ تک ہم نے مصنوعی سانس دلانے کی کوشش کی۔

صحت کے متعلق اطلاعات

بیس جولائی مری پہنچنے کے بعد سے وفات تک میں باقاعدہ ٹیلیفون کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو امّی جان کی حالت کے متعلق اطلاعات بھجواتا رہا ہوں۔ میں ربوہ فون کرتا تھا جہاں سے آدمی اطلاع لیکر نخلہ جاتا تھا۔ میں یہ اطلاعات مکرم اختر صاحب کو بھجواتا تھا اور ساتھ ہی ان کو ہدایت بھی کر دیتا تھا کہ الفضل میں خاص طور پر دعا کے لئے تحریک کر دیں۔ اب وفات کے بعد اکثر دوستوں کے خطوط اور ملاقات سے ہمیں پتہ چلا ہے کہ دوستوں کو یہ شدید احساس ہے کہ امّی جان کے لئے کافی دن پہلے سے خصوصیت سے دُعا کی تحریک اخبار میں نہیں کی گئی۔ اور دوست امّی جان کی بیماری کو عام بیماری تصوّر کرتے رہے ہیں۔

مری میں امّی جان کے پاس ان کے بچوں میں سے میاں مبارک احمد صاحب۔ خاکسار منور احمد۔ عزیزان مرزا انور احمد۔ مرزا اظہر احمد۔ مرزا رفیق احمد اور عزیزہ امۃ العزیز تھیں۔ میاں ناصر احمد صاحب۔ ہمشیرہ ناصرہ بیگم اور عزیزم حفیظ احمد اکتیس جولائی کو صبح پہنچ رہے تھے مگر ان کے پہنچنے سے قبل ہی امّی جان اللہ کو پیاری ہو گئیں۔

حضور ایدہ اللہ کی روانگی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

بھی امی جان کی خطرناک حالت سے پیش نظر آگئیں کی صبح جابہ سے مری کے لئے روانہ ہوئے تھے۔ مگر حضور امی جان کی وفات کے بعد ہی مری پہنچ سکے۔ امی جان کو حضور کا بہت انتظار تھا۔ اور کئی بار پوچھ بھی چکی تھیں۔ مگر اللہ تعالےٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔

وفات کے بعد فوری طور پر تمام بزرگوں اور عزیزوں کو اس سانحہ کی اطلاع ٹیلیفون و تار کے ذریعے کر دی گئی۔ اسی طرح راولپنڈی کی جماعت کو فون پر ہدایت کر دی گئی کہ جب حضور راولپنڈی پہنچیں تو حضور کو اس کی اطلاع کر دی جائے۔

مری میں حضور کی آمد

حضور گیارہ بجے کے قریب مری پہنچے حضور کے ہمراہ میاں ناصر احمد صاحب و ہمشیرہ ناصرہ بیگم بھی پہنچ گئیں۔ کوٹھی پہنچکر حضور امی جان کے کمرہ میں تشریف لے گئے۔ اور ان کے سرہانے کھڑے ہو کر اپنی پچپن سالہ شریک زندگی کے چہرے پر نظر ڈالی۔ جو ایک دلربا مسکراہٹ کے ساتھ ابدی نیند سو رہی تھی اور انا للہ پڑھ کر دوسرے کمرے میں تشریف لے گئے اور مجھے فرمایا کہ تمہاری اماں نے کسی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ جس پر میں نے عرض کیا کہ صرف حضور کو ملنے کی شدید تڑپ تھی۔

تجہیز و تکفین

اس کے بعد حضور نے قبر وغیرہ تیار کرنے کی ہدایت فرمائی کہ ربوہ فون کر دیا جائے اور ساتھ ہی فرمایا کہ غسل اور کفن مری میں ہی دیا جائے۔ چنانچہ مولوی محمد اشرف صاحب ناصر مربی مری کفن تیار کروا تے گئے۔ اور پانی وغیرہ تیار کروا کر والدہ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ اور خوشدامن صاحبہ کیپٹن محمد سعید صاحب نے امی جان کو غسل دیا۔ ان کے معاون کے طور پر سیدہ مہر آپا صاحبہ و سکینہ بی بی خادمہ سیدہ ام متین صاحبہ اور رشیدہ بی بی خادمہ عزیزہ امۃ العزیز نے کام کیا۔ لیڈی ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ نے اس سلسلہ میں مناسب امداد کی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس طرح غسل اور کفن پہنانے کے بعد تقریباً سوا تین بجے حضرت امیر المومنین نے معہ خدام کے جن میں مری کے کچھ دوست بھی شامل تھے۔ نماز جنازہ پڑھائی۔

مری سے روانگی

جنازہ کو ایک بس میں چارپائی پر رکھا گیا۔ اور سب حاضر افراد خاندان و دیگر دوست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی معیت میں جنازہ کو لے کر چار بجے کے قریب مری سے روانہ ہوئے۔ اور چھ بجے کے قریب راولپنڈی پہنچے۔ راولپنڈی جنازہ کو دوسری بس میں منتقل کیا گیا۔ اسی طرح سامان و سواریاں دوسری بسوں میں منتقل ہوئیں اور سات بجے راولپنڈی سے روانہ ہوئے۔ راولپنڈی کی جماعت بھاری تعداد میں سڑک پر پیر انوار الدین صاحب کے مکان کے سامنے موجود تھی جہاں شامیانے لگوا دیئے گئے تھے اور دوسری بسیں تیار تھیں تا ہمارے لئے بسیں تبدیل کرتے میں سہولت رہے ان دوستوں نے ہر طرح سے ہمارے آرام کا خیال رکھا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

راولپنڈی سے روانگی

سات بجے راولپنڈی سے روانہ ہو کر سوہاوا۔ چکوال۔ تلہ گنگ۔ جابہ۔ خوشاب کے راستہ سے ہوتے ہوئے ہم لوگ تین بجے ربوہ کی حدود میں داخل ہوئے جہاں ہزاروں مرد بچے اور عورتیں ہمارے انتظار میں رات بھر سے جاگ کر سڑک پر کھڑے تھے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ہماری تمنا

یہ میری امی جان کی بیماری کے مختصر سے حالات ہیں۔ ہاں اس بیماری کے حالات جس نے ہم سے ایک بے حد پیار کرنے والی ماں کو ہمیشہ کے لئے چھین لیا۔ وہ ماں جو ہماری ذرہ بھر تکلیف سے بے چین ہو جایا کرتی تھی۔ اور اپنی شفقت کا ہاتھ ہمارے سر پر پھیر کر ہمیں دلاسے دیا کرتی تھی جو اپنی شبانہ روز دعاؤں سے ہماری مشکلات کے ازالہ کی کوشش کیا کرتی تھی آج ہم سے جدا ہو چکی ہے اور اب ہماری یہی تمنا ہے کہ ہمارا رب جو قادر مطلق ہے خود اپنے فضل سے ہمارا نگہبان ہو اور ہماری ماں کی برکات کو ہمارے لئے جاری رکھے۔ اور خود اپنے کرم سے ہمارے مغموم اور زخمی دلوں پر مرہم لگائے کیونکہ بلانے والا ہے سب سے پیارا۔ اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر۔"

ربوہ سے امی جان کی روانگی

میرا دل اس وجہ سے اور بھی مجروح ہے کہ چودہ مئی ۱۹۵۸ء کو میں ہی اپنی امی جان کو مری لے کر گیا۔ مجھے کیا معلوم تھا کہ میں جو اپنی امی جان کو . . . . اچھی صحت والی حالت میں لے کر ابا جان کے پاس جا رہا ہوں۔ ان کے جنازہ کو لے کر ربوہ واپس آؤں گا۔ چودہ مئی کا دن بھی بے حد خوفناک تھا۔ جب کہ ربوہ میں شدید قسم کی سرخ اور رنگین خونی آندھی تمام دن چلتی رہی۔ شاید یہ دن بھی اسباب کی تنبیہہ کر رہا تھا کہ ہمارا آج کا سفر ایک نہایت تکلیف دہ انجام پر ختم ہوگا۔ امی جان کو ہم بچوں سے بے حد پیار تھا۔ جو شاید ہی کسی ماں کو ہو۔ اور ہم میں سے ہر ایک یہی خیال کرتا تھا کہ امی جان کو اس سے سب سے زیادہ پیار ہے۔ ایسی پیار کرنے والی ہستی کا بدل اس جہان میں ملنا ناممکن ہے اور ہمارے لئے اس خلاء کا پر ہونا محض مجنونانہ خیال ہے۔ ہاں انسانوں سے بالا ہمارے رب کی ایسی ہستی ہے جو یقیناً ماں سے بھی کہیں زیادہ مشفق اور پیار کرنے والی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ ضرور اپنی محبت کی چادر میں ہمیں لپیٹ لے گا۔ اور ہر گھڑی ہمارا حافظ و ناصر ہوگا۔

درخواست دعا

احباب کی خدمت میں التجاء ہے کہ وہ بھی خاص طور پر دعائیں فرمادیں کہ ہمارا مولا نے مہربان ایسا ہی کرے آمین یارب العالمین۔

اے میرے خدا اے میرے پیارے خدا تو عالم الغیب ہے۔ اور تو جانتا ہے کہ ہماری ماں کتنی صابرہ و شاکرہ تھیں۔ ہر دکھ ہر تکلیف کو نہایت خندہ پیشانی سے صبر و شکر سے گزار دیتی تھیں۔ اب وہ اس جہان کے دکھوں سے آزاد ہو گئی ہیں۔ اس لئے تو خود ان کا اجر بن جا ان کے درجات بے حد بلند فرما اور اپنے پیارے مسیح کے قدموں میں جگہ دے۔ ہاں ان قدموں میں جگہ دے۔ جہاں وہ اس زندگی میں بھی راحت محسوس کرتی تھیں۔ تا ان کا دل دنیا کے سب دکھوں اور سب تکلیفوں کو بھول جائے اور اسے اپنی راحت نصیب ہو۔

آمین یارب العلمین

غمزدہ

مرزا منور احمد

حضرت ام ناصر رضی اللہ عنہا کی وفات پر جماعت احمدیہ قادیان کی تعزیتی قرارداد

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کا یہ غیر معمولی اجلاس منعقدہ ۳۱/۷/۵۸ حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ رضی اللہ عنہا کی وفات پر نہایت رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود سلسلہ اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لئے باعث صد برکات تھا۔ آپ کو خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت المصلح الموعود کی زوجیت کے لئے انتخاب فرمایا۔ آپ نے اس مقدس خاندان میں سینکڑوں الہی نشانات دیکھے۔

اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مرحومہ مغفورہ کو اعلیٰ علیین میں بلند مقام پر فائز کرے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(جنرل سیکرٹری لوکل انجمن احمدیہ قادیان)

کراچی میں فضل عمر پبلک ڈسپنسری خدام الاحمدیہ پبلک لائبریری کی عمارت کی تکمیل

الحمد للہ کہ کراچی میں فضل عمر ڈسپنسری اور مجلس خدام الاحمدیہ پبلک لائبریری کی عمارت پایہ تکمیل تک پہنچ چکی ہے۔ یہ عمارت مسجد احمدیہ مارٹن روڈ سے ملتی ہے۔ اس تاریخی عمارت کا سنگ بنیاد سیدنا حضرت اقدس المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۸ء یوم مصلح موعود کے موقع پر اپنے دست مبارک سے رکھا تھا۔

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی بہت جلد ان تاریخی خدمت خلق کے اداروں کا افتتاح کر رہی ہے مجلس خدام الاحمدیہ پبلک لائبریری کراچی کا افتتاح سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ جولائی ۱۹۵۸ء میں اپنے دست مبارک سے فرمایا (مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

حضرت آپا جان سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا

از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب

حضرت سیدہ مرحومہ کی شادی بہت چھوٹی عمر میں ہی کر دی گئی تھی۔ اور حضرت مصلح موعود ایدہ الودود بھی تو عمر تھے۔ یعنی ۱۶ سال کے مگر جیسا کہ الحکم کے فائل سے معلوم ہوتا ہے۔ اس شادی کے موقعہ پر بار بار حضور علیہ السلام کے الہام "ذریّ نسلاً بعیدا" کو شائع کیا گیا۔ جس کا مطلب یہ تھا کہ یہ شادی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور سلسلہ احمدیہ کی حقانیت کی ایک دلیل ٹھہرے گی۔ آج اس الہام کے غیر معمولی طور پر پورا ہونے کے متعلق کسی شک و شبہ کی گنجائش باقی نہیں رہی ایک طرف تو حضرت سیدہ مرحومہ کا وجود خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان "خواتین مبارکہ" میں سے تھا جس کی بشارت اللہ تعالیٰ نے دی تھی اور دوسری طرف حضرت مصلح موعود کی صداقت کا بھی اس میں درخشندہ نشان ہے۔ کیونکہ اس الہام میں نسل سے مراد صلبی نسل تھی نہ کہ روحانی پود جیسا کہ بعض مخالفین مراد لیتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی یہی فرمایا تھا کہ یتزوج ویولد لہ۔ کہ مسیح موعود شادی کریں گے اور شادی سے اولاد بھی پیدا ہوگی۔ بعض لوگ محمود دشمنی کے جوش میں اولاد کے حق میں بشارتوں میں تمیز کرنے سے دیدہ دانستہ گریز کرتے ہیں۔ "ذریّ نسلاً بعیدا" کے الہام کی شان میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جب حضرت آپا جان کا پہلا بچہ نصیر احمد فوت ہوا۔ تو حضرت آپا جان نے خواب میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے ہیں۔ اور آپ کی جھولی تر و تازہ سیبوں سے بھر دی۔ آج زمانہ شاہد ہے کہ ان سیبوں کی خوشبو چار دانگ عالم میں پھیل رہی ہے۔ خود سیدہ مرحومہ کو بھی اللہ تعالیٰ نے یہ نظارہ دکھایا کہ ان سیبوں سے آگے اور بھی باغ تیار ہو رہے ہیں۔ یعنی آپ رضی کی اولاد (جو اس وقت سات فرزندوں اور دو دختروں پر مشتمل ہے) کی اولاد بھی موجود ہے جو دینی تعلیم میں ہمہ تن مصروف ہے فسبحان اللہ العزیز الحمید۔

چونکہ حضرت آپا جان چھوٹی عمر میں ہی بیاہ کر تشریف لے آئی تھیں۔ اور ادھر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شفقت کو شفقت پدرانہ سے بھی بڑھ کر پایا۔ اس لئے حضور علیہ السلام کو ہی اپنا ملجا و ماویٰ بنا لیا۔ ہر ضرورت کے لئے آپ کے پاس پہنچ جاتیں۔ اور آپ ان کی خوشی اور ضرورت کو پورا کرنے کا اہتمام فرما دیتے۔ اس طرح سیدہ مرحومہ کو حضور علیہ السلام کے قرب کا بھی بہت موقعہ ملجاتا۔ اور اپنے جوش عقیدت و احترام میں حضور علیہ السلام کو دبانا بھی شروع کر دیتیں۔ چنانچہ آپ فرماتی تھیں۔ بعض دفعہ اسی حالت میں حضرت مسیح پاک سو جاتے تو آپ پر الہامی کیفیت طاری ہو جاتی۔ پھر اٹھ کر آپ الہام نوٹ فرما لیتے۔

پھر حضرت مصلح موعود کی صحبت طیبہ اور تعلیم کے اثر سے سیدہ مرحومہ کا وجود دینی تعلیم اور سلسلہ سے اخلاص میں ایک قابل تقلید نمونہ تھا۔ احمدی مستورات کے نظم و ضبط اور اخلاص و ایمان میں آپ کا بہت دخل ہے۔ پھر آپ رضی کے تربیت و اخلاق کی زندہ مثال آپ کی اولاد ہے۔ جن کی خدمات دینیہ کے نتائج اظہر من الشمس ہیں۔ عاجز کو بچپن سے ہی حضرت آپا جان کی خدمت میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ اور آپ کی نوازشات اور مشفقانہ سلوک کا عاجز کے بیوی بچوں کو بھی شرف حاصل رہا۔ چنانچہ عاجز کے گھر میں آپ کے احسانات اور پند و نصائح کا گہرا اثر پایا جاتا ہے

دعائیں۔ ذکر الٰہی۔ تحدیث بالنعمۃ صدقہ و خیرات۔ غریب پروری۔ دین کو ہر حال میں مقدم رکھنا۔ قربانی کر کے بھی چندوں میں حصہ لینا۔ یہ ایسی صفات تھیں کہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ایک وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ آپ مبشرات اور رؤیا صادقہ سے بھی مشرف تھیں۔ مگر اس شرف کا عام ذکر کرنے سے بہت پرہیز فرماتی تھیں۔ کچھ عرصہ کا ذکر ہے کہ عاجز مزاج پرسی کے لئے حاضر خدمت ہوا تو فرمایا: کہ دانت کے درد نے شدت اختیار کر لی تھی۔ تو میں نے دانت پر انگلی رکھ کر الحمد شریف پڑھا تو بفضلہ اسی وقت آرام ہو گیا۔ اور اب مجھے کوئی درد وغیرہ نہیں ہوتی۔

گزشتہ سال کا ذکر ہے کہ عاجز کے چھوٹے نسبتی بھائی سردار عبد الرشید کی طرف سے درخواست کرنے پر سیدہ مرحومہ نے آواز ریکارڈ کرانا منظور فرما لیا اور آپ نے جماعت کے نام ایک پیغام ریکارڈ کروا دیا۔ یہ پیغام سب کے لئے موجب ازدیاد ایمان ہوا۔ اس میں آپ نے اس تڑپ کا اظہار فرمایا۔ کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ جلد جلد ترقی کرے اور ساری دنیا خدا تعالیٰ کی شیدا ہو جائے۔ ریکارڈ آنے پر پیغام کے الفاظ شائع کرا دیئے جائیں گے انشاء اللہ۔

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود بنصرہ العزیز کی خدمت کرنے، حضور کے آرام، کھانے اور کپڑوں کی صفائی اور تیاری کا خاص خیال اور اہتمام فرماتیں اور اکثر کام اپنے ہاتھ سے سرانجام دینے کی کوشش فرماتیں۔ حضور بھی آپ کا خاص خیال فرماتے۔

حضور ایدہ اللہ کے کپڑوں کا اہتمام چونکہ آپ رضی کے پاس ہی ہوتا تھا اس لئے جو افراد آپ رضی سے تبرک کی درخواست کرتے ان کی درخواست کو رد نہ کرتیں کپڑا یا اور کوئی تبرک عطا فرما دیتیں۔

حضرت آپا جان رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے دونوں چھوٹے بچے صاحبزادہ مرزا اظہر احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب بہت دعاؤں کے محتاج ہیں۔ کیونکہ یہ آپ کی نگرانی میں اور آپ کے ہمراہ ہی رہتے تھے۔ بالخصوص صاحبزادہ مرزا رفیق احمد کا تو ایسا تعلق تھا جیسے کہ ابھی گود کے بچے ہوں۔ اسی طرح دونوں صاحبزادیاں، اہلیہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب و اہلیہ صاحبزادہ مرزا حمید احمد صاحب بھی خاص دعاؤں کی محتاج ہیں۔ کیونکہ دختران کے لئے تو ہمیشہ ہی والدہ کا وجود تسلیوں، دعاؤں اور نعمتوں کا مرکز ہوتا ہے۔ اور یہی حال پھر درجہ بدرجہ باقی اولاد کا ہے۔ بلکہ حضرت مصلح موعود کے سب بچوں کی آپ امی جان تھیں۔ بلکہ ساری جماعت ہی آپ کو امی جان کہتی اور سمجھتی تھی اسلئے اس رنج اور صدمہ فاجعہ میں سب ہی شامل ہیں۔ اور ہم سب پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم حضرت امی جان رضی کے لئے خاص دعائیں کریں۔ (باقی صفحہ ۶ پر)

حضرت اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا

اُمّ ناصر بھی جہاں سے آج رخصت ہو گئیں
صبحدم ہم کو ملا ہے یہ پیامِ دردناک
رات کی نیندیں ہوئی جاتی ہیں جس سے اب حرام
لب پر آہیں، آنکھ پُرنم، دامنِ دل چاک چاک
ہم فسردہ ہیں یہاں اور وہ وہاں ہیں شاد کام
کیوں سکوں کی وادیوں میں وہ اکیلی سو گئیں
کون دے گا اب تسلّی دل کو غم میں بار بار؟
کون تنہائی میں لے دل تیری دلداری کرے؟
کون ہے جواب سُنے ٹوٹے ہوئے دل کی پکار؟
کون ہے ایسا کہ جو ہم سب کی غمخواری کرے؟
کون جانے چھوڑ کر ہم کو کہاں وہ کھو گئیں

(ر ناصرہ ظریف کراچی)

قبر پر پھول چڑھانا

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض یہ تھی کہ شرک و بدعت کی باتوں کو دور کر کے خالص توحید اسلامی کو قائم کریں۔ چنانچہ آپ کا الہام ہے "یحیی الدین و یقیم الشریعۃ" (تذکرہ) یعنی مسیح موعود دین کو زندہ کرے گا اور شریعت کو قائم کرے گا۔ اس سلسلہ میں یہ ذکر کرنا بھی ضروری ہے کہ عوام الناس قبروں پر پھول چڑھاتے ہیں حالانکہ شریعت میں اس کا کوئی ثبوت نہیں۔ ایسی باتوں سے رکنا ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ایسے امور سے چشم پوشی کی جائے اور ان امور کو نظر انداز کیا جائے تو آہستہ آہستہ خلاف شریعت امور شریعت میں داخل ہوگا اور دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا۔ اس بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا ارشاد درج کیا جاتا ہے۔

"ایک شخص نے دریافت کیا کہ میت کی روح کو خوش کرنے کی نیت سے قبر پر پھول چڑھانا جائز ہے؟ حضرت خلیفۃ المسیح نے فرمایا۔ کہ اس سے میت کی روح کو کوئی خوشی نہیں ہو سکتی اور یہ ناجائز ہے۔ اس کا کوئی اثر قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کے بدعت اور لغو ہونے میں کوئی شک نہیں۔"

(بدر مورخہ ۱۲ اگست ۱۹۰۹ء) ناظر اصلاح وارشاد

آمد چندہ مسجد ہالینڈ، رپورٹ بابت ماہ جولائی ۱۹۵۸ء

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
حیدرآباد سندھ	۱۶/-
چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا	۱۰/-
محترمہ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ	۱/-
گوجرانوالہ	۴۲/-
جہلم	۱۹/۸
گوکی	۲/۷
جڑانوالہ	۱۲/-
چک ۱۱۶ ج ب ضلع سرگودھا	۵/-
احمدنگر	۸/-
گھمیانہ	۸/-
دوالمیال	۵۵/-
ملتان چھاؤنی	۱۵/-
گوجرخان	۲/۱۴
واہ کینٹ	۹/-
تلونڈی کھجوروالی	۱۰/-
بیگم کوٹ ضلع شیخوپورہ	۶/-
اللہ رکھی صاحبہ بیوہ غلام قادر صاحب بھوڑو چک نمبر ۱۸ ضلع شیخوپورہ غنیمت بابایاں	۱۰۲/۱۰/-
اہلیہ صاحبہ محمد صدیق صاحب آف ایجنسی شاہ کوٹ ضلع شیخوپورہ	۱۰/-
گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ	۵/-
عائشہ بیگم صاحبہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ	۴/-
کراچی	۱۵/-
محترمہ بیگم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب کراچی	۵/-
بیگم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی برائے نام کنندہ	۱۵۰/-
لجنہ اماء اللہ کراچی	۳۶۸/۱۲/-

نام لجنہ اماء اللہ	رقم وصول شدہ
مکرمہ زینب حسن صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ لاہور برائے نام کنندہ	۱۵۰/-
مکرمہ امیر النساء اہلیہ غلام حسن صاحب لاہور برائے نام کنندہ	۱۵۰/-
مرزا عزیز احمد صاحب چیچہ وطنی	۵/۴
مکرمہ صغریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ صاحب صوفی عبدالقدیر صاحب لاہور برائے نام کنندہ	۱۵۰/-
از لجنہ لاہور	۲۲۰/۵/-
اہلیہ صاحبہ غلام میران صاحب لاہور قیمت بابایاں	۳۰/-
مکرم شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لاہور	۷/-
مکرمہ مسعودہ بانو صاحبہ بھگو کھیانی ضلع سرگودھا	۳/-
مکرمہ عائشہ بیگم صاحبہ خوشاب	۱/۱۲
از لجنہ تلونڈی راہ والی ضلع گوجرانوالہ	۹/-
پشاور	۲/۸/-
مکرمہ امۃ اللہ صاحبہ پشاور	۱/۸/-
اہلیہ صاحبہ منشی نذیر حسن صاحب چک ۱۲۶ ضلع لائلپور	۱/-
افتخار بیگم صاحبہ بیگم خان ضیاء الحق خان صاحب کوئٹہ برائے نام کنندہ	۱۵۰/-
لجنہ شادیوال ضلع گجرات	۲/۱۵/-
مونگ ضلع گجرات	۵/-
محمد آباد اسٹیٹ سندھ	۳۳/۱۲
لجنہ ربوہ	۶۸/-
میزان	۱۲۳۶/۹/-

جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ کا تربیتی جلسہ

جماعت احمدیہ گھنوکے ججہ کا ایک تربیتی اجلاس مورخہ ۲۹/۱/۵۹ بوقت ۹ بجے تا ۱۱ بجے شب منعقد ہوا۔ عزیزم محمد نسیم نے تلاوت کی۔ چوہدری محمد اکرم صاحب سرگودھوی نے کلام محمود سے ایک نظم خوش الحانی سے سنا کر سامعین کو محظوظ کیا۔

بعدہٗ مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی نے "اسلامی عبادت اور اس سے تعلق رکھنے والے دیگر روحانی امور" کے موضوع پر قریباً دو گھنٹے تک لیکچر دیا۔ تقریر کے ابتداء میں خواجہ صاحب نے قرآن کریم سے عبادت کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے دیگر مذاہب کے بالمقابل اسلامی عبادت کی برتری ثابت کی۔ اس کے بعد آپ نے عبادت سے متعلق دیگر روحانی امور پر احسن پیرایہ میں روشنی ڈالی اور تقریر کے خاتمہ پر خواجہ صاحب موصوف نے سامعین کو اپنے اندر خشیت اللہ اور محبت الٰہی پیدا کرنے کی تلقین فرمائی۔ سامعین آخر وقت تک سکون اور اطمینان سے تقریر سنتے رہے بالآخر دعا پر جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

(خاکسار رحمت علی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

دعائے نعم البدل

مولوی عبدالرشید صاحب راشد شاہد مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ کا خورد سالہ لڑکا محمود احمد مورخہ ۱/۸ جولائی کو فوت ہو گیا ہے۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

خاکسار حافظ مبین الحق شمس
مارٹن روڈ کراچی

درخواست دعا

میرے والد چوہدری فیض احمد صاحب گھٹی جو صحابہ حضرت مسیح موعود میں سے ہیں۔ اور کافی عرصہ تک الفضل کے ہیڈ کاتب رہ چکے ہیں۔ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ اور اب بہت لاغر ہو گئے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار عبدالرحمٰن مولوی فاضل
میرپور خاص

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم شیخ محمد یونس صاحب سیٹھی۔ یونس اینڈ کو لمیٹڈ پشاور (جو کہ مکرم شیخ عبدالخالق صاحب اکونٹنٹ دفتر الشرکۃ الاسلامیہ کے ماموں تھے) عالم شباب میں ہی ۱۰ اگست کو وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم مخلص نوجوان تھے۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت دعا کریں۔ کہ مولیٰ کریم مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

(خاکسار (خواجہ خورشید احمد سیالکوٹی))

۲۔ میری والدہ صاحبہ جو کہ موصیہ تھیں قریباً یکصد سال کی عمر میں مورخہ ۱/۸/۵۹ کو بروز جمعہ وفات پا گئیں۔ دوستوں سے التجا ہے کہ مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔

(محمد فضل الٰہی پنشنر ریڈر سیشن جج سیالکوٹ)

تصحیح

محترم چوہدری عصمت اللہ خان صاحب موصی نمبر ۱۴۹۹۲ کی وصیت ۷ جولائی کے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں ۱۲ ½ کلہ اراضی زرعی واقع بہلول پور۔ ضلع لائل پور کی قیمت ۲۸۰۰۰/- درج کی گئی ہے۔ جو صحیح نہیں۔ اصل قیمت ۱۸۰۰۰/- ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۰۲۵ :- میں امتہ القیوم زوجہ شیخ عبدالسلام قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۶/۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میری جائداد اس وقت چار صد روپیہ حق مہر ہے۔ جو کہ میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے علاوہ زیورات و نقدی کچھ نہیں۔ حق مہر کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتی ہوں اور اگر زندگی میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کے دسویں حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

مزید:- میری وفات پر جس قدر میرا ترکہ ثابت ہو، اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

الامتہ:- امتہ القیوم زوجہ عبدالسلام

گواہ شد:- عبدالسلام خاوند موصیہ

گواہ شد:- محمد سعید سیکرٹری امور عامہ دارالرحمت غربی ربوہ

نوٹ:- چار صد روپیہ حق مہر میرے ذمہ ہے۔ جس کا دسواں حصہ میں انشاء اللہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کر دوں گا۔ خاکسار عبدالسلام

نمبر ۱۵۰۲۶ :- میں خورشید بیگم زوجہ چوہدری عنایت اللہ صاحب قوم وگ پیشہ امور خانہ داری عمر ۳۴ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر غربی ضلع جھنگ بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲-۳-۵۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میرے پاس اس وقت ۲۰۰/- روپے نقد ہیں اس کے علاوہ میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے لہذا میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر میں کوئی اور جائیداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد کوئی ترکہ موجود ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز حق مہر ۳۵۰/- روپیہ تھا۔ جو میں نے کم خرچ کر چکی ہوں۔

الامتہ خورشید بیگم دارالصدر غربی

گواہ شد:- محمد رفیق سیکرٹری وصایا دارالصدر غربی

گواہ شد:- عنایت اللہ خاوند موصیہ دارالصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۵۰۲۳ صالحہ بیگم زوجہ میر حمید اللہ صاحب برنچ انسپکٹر قوم میر پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان چھاؤنی ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ بذمہ خاوند ہے زیور کا سیٹ جس کی قیمت یکصد روپیہ ہے کل میزان مبلغ چھ صد روپیہ کے ۱/۸ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے بعد مذکورہ جائیداد کے علاوہ کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۸ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ صالحہ بیگم

گواہ شد:- ظہور حسین چیف انسپکٹر بیت المال ربوہ

گواہ شد:- امتہ الوہاب بیگم اہلیہ شیخ محمد خورشید صدر لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی۔

گواہ شد:- محمودہ بیگم اہلیہ چوہدری محمد انعام اللہ شاہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ ملتان چھاؤنی

نمبر ۱۵۰۲۸ میں ثریا بیگم زوجہ بشیر احمد صاحب قوم ... پیشہ خانہ داری ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالیمن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۶/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائیداد صرف حق مہر مبلغ ۱۰۰۳ روپے ہے اس میں سے مندرجہ ذیل رقم بصورت زیور وصول کر چکی ہوں کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ ۱۱۲/- روپے انام وزنی نصف تولہ ۵۶/- روپے کل ۱۶۸/- روپے

باقی مبلغ ۸۳۲/- روپے ابھی خاوند کے ذمہ ہیں اس کل جائیداد مالیتی تین سو کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جس قدر میری جائیداد ہوگی اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی

الامتہ:- ثریا بیگم

گواہ شد:- قاضی محمد منیر صدر محلہ دارالیمن ربوہ

گواہ شد:- نشان انگوٹھا بشیر احمد خاوند موصیہ دارالیمن ربوہ

نمبر ۱۵۰۲۷ میں محمد اسلم صابر ولد بشیر احمد قوم ونیس پیشہ طالب علمی۔ عمر ۱۹ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ونیس نواں حال ربوہ دارالصدر غربی ضلع سیالکوٹ صوبہ (سابق پنجاب) مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ مارچ ۱۹۵۸ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

اس وقت میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی تنخواہ ہے طالب علم ہوں اور میں اپنے جیب خرچ مبلغ پانچ روپے ماہوار کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر میری کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد محمد اسلم صابر دارالصدر غربی ربوہ

گواہ شد۔ محمد رفیق سیکرٹری وصایا۔ محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ

گواہ شد محمد سلطان اکبر ولد چوہدری ہدایت اللہ صاحب دارالصدر غربی ربوہ

نمبر ۱۵۰۲۹ :- میں غلام عائشہ بیگم زوجہ عبدالقدیر خاں قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن خوشاب ضلع شاہ پور۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۶/۲۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

اس وقت میرے پاس کانٹے طلائی وزنی ایک تولہ ۸ ماشہ۔ انگوٹھی ۳ ماشے والی طلائی وزنی دو ماشے۔ بالیاں طلائی ۶ ماشے۔ کل وزن دو تولے ۷ ماشے۔ قیمت اندازاً ۲۷۵/- روپے نقد ۱۰۰/- روپے اس کے علاوہ مبلغ ۲۰۰/- روپے حق مہر بذمہ خاوند ہے۔ کل ۵۷۵/- کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے اور اس کے بعد میں نے کوئی جائداد پیدا کی یا میرے مرنے کے بعد میری ملکیت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد غلام عائشہ بیگم۔

گواہ شد عبدالقدیر خاں خاوند موصیہ ایس۔ ڈی سی نیا بجلی گھر سنڈی بہاولدین

گواہ شد عبدالکریم سیکرٹری مال جماعت احمدیہ خوشاب

نمبر ۱۵۰۳۰ :- میں بشریٰ طیبہ بنت مستری عبدالعزیز صاحب قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۸/۳/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں

میں خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر تحریر کرتی ہوں کہ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ سوائے اس جیب خرچ کے جو مجھے والد صاحب کی طرف سے ملتا ہے جو کہ ۲۴/- روپے سالانہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ حاصل کی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں تا مرگ اپنی جائداد کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ ادا کرتی رہوں گی۔ نیز میرے مرنے پر جو ترکہ ثابت ہوگا اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ بشریٰ طیبہ

گواہ شد۔ سید اسلام خاں ولد میر سلام دارالصدر غربی۔ ربوہ

گواہ شد:- عبدالعزیز محلہ دارالصدر غربی ربوہ۔ والد موصیہ

نمبر ۱۵۰۳۳ :- میں عبدالحئی خاں ولد نعمت خان قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن چک ۲/ٹی ڈی اے ڈاکخانہ چک ۲/ٹی ڈی اے ضلع سرگودھا بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ جون حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں آج مورخہ ۱۳ جون ۱۹۵۸ء بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت مستقل جائیداد کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی ماہوار آمد ہے لیکن محکمہ ٹی ڈی اے کی طرف سے پندرہ ایکڑ اراضی بطور عطیہ ملی ہوئی ہے ان پندرہ ایکڑ کی سالانہ آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اپنی زندگی میں اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ لہذا یہ وصیت نامہ تحریر ہے تاکہ سند رہے۔

العبد سید عبدالحئی خاں ولد نعمت خان چک ۲/ٹی۔ ڈی۔ اے (نشان انگوٹھا)

گواہ شدہ عبداللہ خاں بقلم خود پریذیڈنٹ چک ۲/ٹی۔ ڈی۔ اے

گواہ شد عبدالسلام ولد نعمت خاں برادر موصی۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

مَیں مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال کے بارہ میں نا امید نہیں ہوں

صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی کا بیان

لندن ۱۱؍اگست۔ مشرقِ وسطیٰ کے لئے صدر آئزن ہاور کے خاص نمائندے مسٹر رابرٹ مرفی نے کل یہاں برطانوی وزیر خارجہ مسٹر سلوین لائڈ سے بات چیت کی۔ انہوں نے ایتھنز سے لندن پہنچنے کے تھوڑی دیر بعد اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا میں مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال کے بارہ میں نا امید نہیں ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ لبنان میں صدارتی انتخاب کے لئے جنرل شہاب کی نامزدگی پر میری وجہ سے مفاہمت ہوئی ہے۔

ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے انہوں نے کہا۔ اردن کے شاہ حسین کے لئے میرے دل میں بڑی عزت ہے۔ امریکہ آئندہ بھی ان کی پوری پوری مدد کرنے کا تہیہ کر چکا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ امریکہ مصری عوام کی تمناؤں کے خلاف نہیں ہے۔ امریکہ متحدہ عرب جمہوریہ کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے کی پوری کوشش کریگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ عراق کی نئی حکومت کے لیڈروں نے مجھے یقین دلایا ہے کہ وہ مغربی ملکوں کے ساتھ قریبی اور دوستانہ تعلقات کے خواہاں ہیں

مشرقی پاکستان کے علاقوں پر بھارتی فوج کی فائرنگ جاری ہے

کراچی ۱۱؍اگست۔ ڈھاکہ کی تازہ ترین اطلاعات کے مطابق بھارتی فوج وادی سرمہ سے پاکستان کے علاقے پر بدستور فائرنگ کر رہی ہے۔ جس سے تین پاکستانی شہری شہید ہو گئے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر سلہٹ (پاکستان) نے ڈپٹی کمشنر کچھار (آسام) کے نام ایک مراسلہ روانہ کر کے مسلسل فائرنگ پر زبردست احتجاج کیا ہے۔

ایجنسی فرانس نے ڈھاکہ سے اطلاع دی ہے کہ بھارتی فوج دریائے سرمہ کے علاقے سے پاکستانی علاقے پر بدستور فائرنگ کر رہی ہے۔ اسی طرح وہ پتھاریہ کے محفوظ جنگل میں بھی دو انچ اور تین انچ دہانے کی توپوں سے پاکستانی علاقے پر گولہ باری کر رہی ہے۔

جرمن فرمیں پاکستان میں تیل تلاش کریں گی،

کراچی ۱۱؍اگست۔ ذمہ دار حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ مغربی جرمنی کی بعض فرمیں پاکستان میں تیل تلاش کرنے میں بڑی دلچسپی کا اظہار کر رہی ہیں۔ توقع ہے کہ جلد ہی ان کی طرف سے حکومت پاکستان کو باضابطہ درخواست پیش کر دی جائے گی۔ اس سے پیشتر یہ اطلاع ملی تھی کہ کئی جاپانی فرمیں پاکستان میں تیل تلاش کرنے کے لئے سرمایہ لگانے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ چنانچہ وہ حکومت سے بات چیت بھی کر رہی ہیں ÷

تبلیغِ اسلام کا شوق رکھنے والے

بی اے اور میٹرک کا نتیجہ نکل چکا ہے۔ اب عنقریب ایف اے کا نتیجہ نکلنے والا ہے۔ ان تمام احباب کی توجہ کے لئے جن کو تبلیغ اسلام میں دلچسپی ہے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے بچوں کو جامعہ احمدیہ میں داخل کروائیں۔ علاوہ پرائمری پاس کے میٹرک اور بی اے پاس طلباء داخل کئے جاتے ہیں۔

تعطیلات کے بعد جامعہ ۲۰ ستمبر کو کھل رہا ہے جو طلباء داخل ہونا چاہتے ہوں اس تاریخ کو دفتر میں تشریف لے آویں۔ طلباء کے لئے ہوسٹل میں رہائش کا بندوبست ہے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مشرق وسطیٰ کے متعلق مسٹر ہمرشولڈ کی رپورٹ

لبنان و اردن کی حفاظت اور اقتصادی امداد کے متعلق سفارشات

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۰؍اگست۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کا خاص اجلاس کل رات گئے شروع ہوا۔ پہلے مختصر جلسے میں لبنان اور اردن کی حفاظت کے لئے اقوام متحدہ کے انتظامات عرب ممالک کی طرف سے مداخلت نہ کرنے اور جارحانہ کارروائی نہ کرنے کے اعلان اور اقتصادی امداد کے بارے میں سیکرٹری جنرل ہمرشولڈ نے سفارشات پیش کیں۔ اس کے بعد اجلاس بدھ تک کے لئے برخاست ہو گیا۔

جنرل اسمبلی کا یہ خاص اجلاس جمعرات کو سلامتی کونسل نے مشرق وسطیٰ کی صورتِ حال پر غور کرنے کے لئے طلب کیا تھا۔ اسمبلی کے صدر سولبرٹی مونیرہ نے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے اپیل کی کہ مشرق وسطیٰ کے مسائل حل کرنے کے لئے تعمیری اور غیر جانبدارانہ کوشش ہونی چاہیئے۔

سیکرٹری جنرل ہمرشولڈ نے اپنی سفارشات بیان کرتے ہوئے کہا کہ لبنان میں اقوام متحدہ کا مبصر گروپ عارضی طور پر بھیجا گیا ہے۔ اس بات کا انحصار خود لبنان کی حکومت پر ہے۔ کہ وہ اقوام متحدہ کی نمائندگی کی کونسی صورت پسند کرے گی۔ اردن کے بارے میں انہوں نے تجویز پیش کی کہ وہاں اقوام متحدہ کے نگران کمیشن کو مزید مستحکم کیا جائے۔ اس کے علاوہ مزید اقدامات پر بھی غور کرنا چاہیئے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اردن کے متعلق جو اقدامات کئے جائیں وہ اس علاقہ میں اقوام متحدہ کے دوسرے اقدامات سے ہم آہنگ ہونے چاہئیں۔ مسٹر ہمرشولڈ نے کہا کہ اگر عرب حکومتیں ایک دوسرے کی سالمیت اور آزادی کے احترام کا اعلان کر دیں تو اقوام متحدہ کے مقاصد کو تقویت پہنچے گی۔

آپ نے کہا کہ اقوام متحدہ کا دفتر اور عالمی بنک ایسے امدادی پروگراموں کے جائزے لے رہے ہیں۔ انہوں نے تیل پیدا کرنے والے اور تیل منتقل کرنیوالے ممالک کے باہمی سمجھوتوں اور آبی وسائل کے مشترکہ منصوبوں کی تجویز بھی پیش کی ہیں۔

برازیل سے ڈلس کی واپسی

برازیلیہ (برازیل) ۱۰؍اگست۔ امریکن وزیر خارجہ ڈلس برازیلیہ میں برازیل کے ملکوبٹشک کے ساتھ ایک مشترکہ اعلان پر دستخط کرنے کے بعد کل واپس واشنگٹن پہنچ گئے۔ مشترکہ اعلان میں جو بدھ کی رات کو جاری کیا گیا تھا دونوں ملکوں نے اس بات پر زور دیا کہ جنوبی نصف کرہ کے ممالک کو اپنے اور دنیا کے امن کے تحفظ کے لئے باہمی صلاح مشورے میں توسیع کرنی چاہیئے۔ اس میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ اس علاقے کی اقتصادی ترقی کی رفتار تیز کرنے اور کمیونسٹوں کو روکنے کیلئے قریبی تعاون سے کام لیا جائے۔

حضرت آپا جان سیدہ اُمّ ناصر رضی اللہ عنہا

(بقیہ صفحہ ۵)

اور آپ کی خواہش کے مطابق سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں۔ اے ارحم الراحمین تو حضرت سیدہ موصوفہ پر اپنی رحمتیں نازل فرما۔ اور آپ کی سب دعاؤں اور مرادوں کو پورا فرما جو آپ نے اپنی اولاد کے حق میں اور جماعت کے حق میں کیں۔ اللّٰھم آمین ثم آمین ÷

نماز مترجم انگریزی میں

مع عربی متن و تصاویر قیام و رکوع و سجود تفصیل نماز جمعہ و عیدین۔ نکاح و استخارہ جنازہ وغیرہ اور قرآن مجید و احادیث کی بہت سی ہدایات کی کتاب صرف ۱۴؍ میں بھیجا دی جائے گی۔

پاکستانی احباب خالد لطیف صاحب کراچی بکڈپو ۲/۸۶ گولیمار کراچی سے طلب کریں۔

سیکرٹری انجمن ترقی اسلام
سکندر آباد۔ دکن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴